ساغر اقبالی

آخری صفحہ

گھوسی برادری :

گھوسی اور گدی دونوں ہندی کے الفاظ ہیں۔گھوسی' گھونسا مارنے والا، گدی' گدگدانے سے بنا ہے۔

زمین دار طبقے کی گائے بھینسوں کا دودھ نکالنے والے مزدوروں کو ان لفظوں سے منسوب کیا جاتا تھا۔ کیونکہ دودھ نکالنے والا جانوروں کے تھنوں کو کبھی گدگداتا ہے اور کبھی تھنوں پر ہاتھ مارتا ہے تاکہ جانور کا دودھ نیچے اترے۔اس عمل کی طرف نسبت کرکے ان لوگوں کے یہ نام پڑ گئے ورنہ گھوسی اور گدی کوئی نسبی اور نسلی نسبت نہیں ہے۔یہ برادری اپنے پیشے سے منسوب ہے۔شرف الدین چینا پہلوان مسلم گھوسی ایسوسی ایشن دلّی کے سیکرٹری ہیں۔

ہندوستان میں اسی طرح مختلف پیشوں پر برادریاں بنتی رہی ہیں۔حجامت کے کام کرنے والے کاریگر حجام کہلانے لگے اور گوشت کاٹنے والے قصائی کہے جانے لگے۔

عربی میں دودھ کو حلیب اور لبن' اور دودھ نکالنے والے کو حالب اور دودھ فروخت کرنے والے کو لبّان کہا جاتا ہے۔ دودھ فروش جو مختلف صورتوں سے دودھ فروخت کرتے ہیں۔انہیں حلوائی کا نام دے دیا گیا ہے۔ کیونکہ وہ دودھ کو میٹھا (حلو، مٹھاس) کرکے فروخت کرتے ہیں، دہی بناتے ہیں، ربڑی بناتے ہیں، دودھ بھون کر کھویا بناتے ہیں اور کھوئے سے قلاقند، برفی اور پیڑے بناتے ہیں۔

گھوسیوں کی مسجدیں :

دلّی میں گھوسی برادری کی دو تاریخی مسجدیں ملتی ہیں اور یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ اس برادری کو شہر کی آبادی میں عظمت حاصل تھی۔اس طبقے کے نام سے ایک مسجد ''مسجد گدیان'' دلّی گیٹ کے متصل جٹواڑہ میں واقع ہے اور ایک مسجد ''سدھو گھوسن'' کے نام سے چرخے والان میں واقع ہے۔مسجد پر یہ فارسی قطعہ کندہ ہے:

مسجد و مدرسہ و مکان و مسکن
ہمہ ہا وقف شدہ از عاجزہ سِدھو گُھوسن

۱۸۳۸ء اس کی تعمیر کا سال ہے۔ یہ بہادر شاہ ظفر کا دور ہے۔ ''غدر'' ۱۸۵۷ء سے ۱۹ سال پہلے کا۔یہ دومنزلہ مسجد ہے، نیچے دکانیں ہیں۔اس میں (کبھی) مدرسہ بھی ہوگا۔۱۹۴۸ء کے بعد یہ محلّہ مسلم آبادی سے خالی ہوگیا۔(بابری مسجد تحریک کے دوران) اس مسجد کو برباد کر دیا گیا تھا۔

اب اسے دوبارہ شان دار طریقے پر تعمیر کیا گیا ہے۔قطعہ تاریخ کسی عالم فاضل نے کہا ہے۔اس سے اس مسجد کی اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے۔ (''دلّی کی برادریاں'' صفحہ ۲۶۹۔مولانا اخلاق حسین قاسمی)